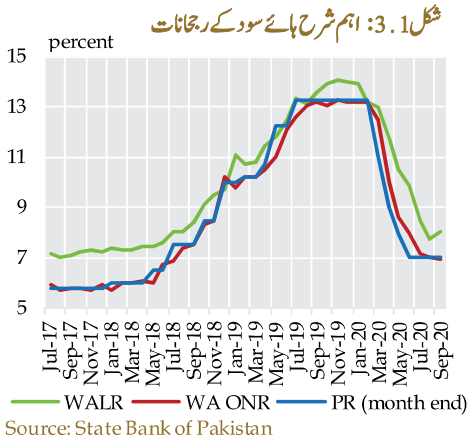


## 3 مہنگائی اور زری پالیسی

اسٹیٹ بینک نے طلب کے اظہاریوں میں بہتری اور مہنگائی کی پیش گوئی میں تبدیلی نہ ہونے کے باعث م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پالیسی ریٹ 7 فیصد برقرار رکھا۔ مہنگائی کی توقعات کو خوب قابو میں اور مالی استحکام برقرار رکھنے ہونے، سازگار زری مؤقف کا تسلسل موجودہ معاشی بحالی کو درکار سہارا دینے کے حوالے سے مناسب گردانا گیا۔ مہنگائی کے محاذ پر، رسدی دھچکوں کے سبب غذائی اشیا کی قیمتیں بلند رہیں، جس سے غیرغذائی اشیا کی بڑی حد تک مستحکم قیمتوں کا اثر زائل ہو گیا اور مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کی نسبت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں عمومی مہنگائی تھوڑی سی بڑھانے کا موجب بنا۔ ان پیش رفتوں کی وجہ سے ثانوی بازار کی یافت بڑھی۔ دریں اثنا، نجی شعبے کے جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی سے کاروباری اداروں کی سیالیت کی صورت حال میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے، جس کی وجہ میں حکومت سے بھاری سبیلز ٹیکس ریفرنڈز، قرضوں کی واپسی پر اسٹیٹ بینک کی ضوابطی نرمی، خام مال کی قیمتوں میں استحکام اور فاضل ذخائر کی وافر دستیابی شامل ہیں۔ اس کے برعکس اسٹیٹ بینک کی زیر معاونت ایل ٹی ایف اور ٹرف اسکیموں کی مدد سے معین سرمایہ کاری قرضوں کے تحت قرض گیری چار گنا ہو گئی۔ مزید برآں، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں قرض گاری کی شرحیں کم ہونے کے سبب صارفی مالکاری میں خوب اضافہ درج کیا گیا۔



م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گزرتی رہی، سازگار ماحول کا تسلسل جاری رہا: حقیقی شرح ہائے سود تھوڑی سی منفی رہیں اور رعایتی نوامکاری اسکیموں کی

### 3.1 پالیسی جائزہ

مالی سال 21ء میں معیشت کو وڈو باکے چند تاخیری اثرات کے ساتھ داخل ہوئی کیونکہ م س 20ء میں نمونہ منفی ہو گئی تھی۔ تاہم کورونا وائرس کے دھچکے کا اثر دھیما کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور حکومت کے بروقت اقدامات، بشمول مالکاری اسکیموں، رعایتی ٹیکسوں، کی بدولت معیشت شدید کساد بازاری کی دلدل میں دھنسنے سے بچ گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ م س 20ء کی دوسری ششماہی میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس بار بار ہوئے، جس کا مقصد ابھرتی ہوئی صورت حال کا باریک بینی سے جائزہ لینا اور ضروری پالیسی اقدامات کرنا تھا۔ گذشتہ برس کی یہ نسبت مہنگائی کے قدرے بے ضرر تخمینوں کے بل بوتے پر مارچ تا جون م س 20ء میں زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بی پی ایس کی تخفیف کا فیصلہ کیا۔<sup>2</sup>

<sup>1</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء اور [sbp.org.pk/COVID/index.html](http://sbp.org.pk/COVID/index.html)

<sup>2</sup> 25 جون 2020ء کو ہونے والے اجلاس میں، جو جولائی 2020ء کا ایک بیٹنگی اجلاس تھا، پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس کی بعد 7 فیصد کر دیا گیا تھا جس سے مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری اور نمونے کے امکانات کو لاحق کم خطرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

کے اعلان کے مطابق وسیع متنوازن خطروں کے ساتھ م س 21ء کے لیے مہنگائی کا تخمینہ بغیر کسی تبدیلی کے 7 تا 9 فیصد رہا۔ بالائی خطروں میں غذائی ایشیا کی قیمتوں میں اضافہ اور ٹریف پر ممکنہ نظر ثانی جبکہ نچلے خطروں میں وبا کی دوسری لہر کی طوالت شامل ہے (شکل 3.2)۔

لاک ڈاؤن ختم ہوتے ہی معاشی سرگرمیاں بحال ہو گئیں: م س 20ء کی چوتھی سہ ماہی بڑی حد تک سکڑنے کے بعد ستمبر 2020ء میں زری پالیسی کے اجلاس تک بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں اضافہ دیکھا گیا۔ بلند تعدد کے طلبی اظہاریوں بشمول گاڑیوں کی فروخت، سینٹ کی ترسیل، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت اور بجلی کی کھپت میں بھی بحالی نظر آئی (شکل 1.1، باب 1)۔

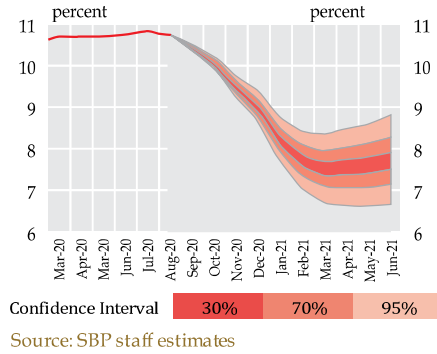
لہذا، ستمبر 2020ء میں زری پالیسی کے اجلاس میں پالیسی ریٹ 7 فیصد برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ نمو کی خطیافت کے بارے میں غیر یقینی اور مہنگائی کے منظر نامے پر نظر ثانی کو مد نظر رکھتے ہوئے زری حالات سازگار رکھنے کے لیے کیا گیا تھا۔

### 3.2 زری مجموعے

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں زری وسیع کی نمو بڑھ کر 1.2 فیصد ہو گئی جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 0.6 فیصد تھی (جدول 3.1)۔ اس وسعت کا سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں بڑا اضافہ ہے۔ م س 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی یہی رجحان رہا۔ جس سے مجموعی طور ملک کی ادائیگیوں کے توازن میں بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ جدولی بینکوں کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک دونوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ ہوا۔ اس وسعت کا حجم مونخر الذکر کی بہ نسبت اول الذکر میں زیادہ ہے۔

دستیابی نے کاروباری اداروں اور گھرانوں کے لیے قرضوں کی لاگت کم کر دی (شکل 3.1)۔ اس کے باوجود م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضے میں مجموعی طور پر کمی کارجمان رہا، جس کی بڑی وجہ جاری سرمائے کے قرضوں کی بڑی حد تک واپسی ہے۔ حکومت کی طرف سے سیلز ٹیکس ریٹینڈز ملنے کے سبب فرموں کو سیالیت کی گنجائش حاصل ہوئی؛ قرضوں کے حوالے سے رعایتی اقدامات (قرضے مونخر کرنا اور تشکیل نو)، فاضل ذخائر کی وافر دستیابی اور خام مال کی قیمتوں میں استحکام کی وجہ سے کاروباری اداروں کو قلیل مدتی قرضوں کی واپسی میں مدد ملی۔

### شکل 3.2: 3.2: فین چارٹ - مہنگائی لحاظ صارف اشاریہ قیمت (12 ایم ایم اے)



م س 21ء کی پہلی سہ ماہی بحالی کی علامات سے قطع نظر منفی پیداواری فرق کی وجہ سے مجموعی طلب کے لحاظ سے مہنگائی کا دباؤ قابو میں رہا۔ تاہم رسدی عوامل کے باعث مہنگائی کے اوپر جانے کا خطرہ برقرار رہا۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں قوزی مہنگائی میں استحکام آیا لیکن جولائی اور ستمبر (ماہ بہ ماہ بنیاد پر) کے مہینوں اور، چنانچہ، سہ ماہی کی مجموعی اوسط میں غذائی قیمتیں بڑھ گئی تھیں۔ گذشتہ برس کے اسی عرصے کی (10.1 فیصد) بہ نسبت عمومی مہنگائی پست (8.8 فیصد) رہی لیکن گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ (8.4 فیصد) رہی۔ دریں اثنا، مئی 2020ء

<sup>3</sup> منفی پیداواری فرق کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی معاشی پیداوار معیشت کی کلی استعداد سے کم ہے، اور زیر جائزہ عرصے کے دوران منفی پیداواری فرق دیکھا گیا۔

جدول 3.1: زری مجموعے (پہلی سہ ماہی)

ارب روپے؛ فیصدی نمو

ذخیرے میں تبدیلی	عمو	
	م 20ء	م 21ء
زر (الف + ب)	105.2	260.5
الف۔ خالص بیرونی اثاثے	259.6	307.3
ب۔ خالص ملکی اثاثے	-154.4	-46.8
میزانی قرض گیری *	156.0	285.2
اسٹیٹ بینک	-1,586.9	-281.9
جدولی بینک	1,742.9	567.1
اجناسی کارروائیاں	-15.6	-59.9
نئی شعبے کا قرضہ	-16.9	-76.6
پنی ایس ایز	-2.0	-11.9
دیگر اجزا خالص	-275.2	-184.9
زربنیا	-207.4	-149.0
ع: عبوری	-3.2	-1.9

ارب روپے تھے۔ اس کی بڑی وجہ نجی شعبے کے قرضوں کی خالص واپسی، سرکاری شعبے کے قرضے، اور اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضوں کے ساتھ ساتھ دیگر اجزا خالص میں کمی ہیں۔ مجموعی طور پر ان عوامل نے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں پر میزانی قرض گیری میں اضافے کی تلافی کر دی۔

واجبات کے زمرے میں م 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زری رسد کی تمام نمو کا سبب بینک ڈپازٹس میں 289.3 ارب روپے کا اضافہ ہے، جبکہ زیر گردش کرنسی میں 40.4 ارب روپے کی کمی کرنسی تا ڈپازٹ تناسب کی مجموعی بہتری پر منتج ہوئی۔ ڈیہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کوڈ ڈپازٹس کے بعد معیشت میں نقدی کا نفوذ بڑھا، جو عیدالضحیٰ تک جاری رہا۔ م 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کرنسی تا ڈپازٹ تناسب میں یہ کمی معیشت میں اضافی نقدی کے نفوذ کی معکوسیت ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ م 20ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت اس متفاد رجحان کے اسباب: (i) م 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات (ڈالروں میں) میں 31.1 فیصد سال بسال نمو ذاتی ڈپازٹس کی بلند نمو پر منتج ہوئی؛ اور (ii) قومی بچت اسکیموں کی محدود دستیابی (کیونکہ لاک ڈاؤن کے دوران قومی بچت کے مرکزی ڈائریکٹوریٹ کے صرف محدود دفاتر کو کام کرنے کی اجازت تھی اور ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو یکم جولائی 2020ء سے قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری سے روک دیا گیا تھا)، اور حکومت کے اضافی حفاظتی اقدامات کے باعث قومی بچت اسکیموں کے تمسکات اور انعامی بانڈز میں م 15ء تا م 19ء کی پہلی سہ ماہیوں (ماسوائے م 20ء کی پہلی سہ ماہی میں) کے دوران جمع ہونے والی اوسط رقوم کی یہ نسبت کم سرمایہ ہوئی۔<sup>4</sup> اس بنا پر کچھ رقوم مکمل طور پر آمدنی والے ڈپازٹس میں جمع ہو گئیں جن میں گذشتہ برس کے 114.3 ارب روپے کی نسبت 249.7 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا۔ دریں اثناء م 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی شعبے کے

نوٹ: یہ اعداد و شمار واجب الوصول بنیاد پر ہیں۔ یہ اعداد و شمار نقد میں بینک مالکاری سے میل نہیں کھاتے، جیسا کہ جدول 4.1 میں پیش کیے گئے ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ان جدولی بینکوں کے حوالے سے جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری سے نہ صرف بیرونی ملک غیر ملکی کرنسی ڈپازٹس کا توازن مستحکم ہوا بلکہ یہ غیر ملکی واجبات میں بھی کمی لانے میں کارگر ثابت ہوا۔ اسٹیٹ بینک کے حوالے سے خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کا بنیادی سبب بیرونی واجبات میں کمی کے ساتھ ساتھ چین سے رقوم کی آمد ہے۔<sup>4</sup>

دوسری جانب م 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شعبہ بینکاری کے خالص ملکی اثاثوں میں 46.8 ارب روپے کی کمی آئی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 154.4

<sup>4</sup> چونکہ رقوم کی اس آمد کو وفاقی حکومت کے لیے واجبات کے طور پر درج کیا گیا، اس لیے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں اضافہ درج ہوا۔

<sup>5</sup> اس بہتری کے باوجود مئی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کرنسی اور ڈپازٹ کی اوسط شرح گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی۔

<sup>6</sup> یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ حکومت نے 40 ہزار روپے والے پرائز بانڈ کی واپسی کا اعلان 24 جون 2019ء کو کیا تھا۔ چنانچہ مئی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں میں زائد سرمایہ کاری کا امدار بنوا جبکہ پرائز بانڈ میں کمی دیکھی گئی کیونکہ بانڈ کے حامل بہت سے افراد نے بانڈ کو قومی بچت اسکیموں میں تبدیل کر لیا (دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 20ء)۔

بادجو دملک میں کرنسی تاڈپازٹ تناسب دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں بلند سطح پر رہا۔<sup>7</sup>

### سرکاری قرض گیری

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر بلند مالیاتی خسارے کے ساتھ بینکاری نظام (واجب الوصول بنیاد پر) سے مالکاری بڑھ کر 285.2 ارب روپے تک جا پہنچی جو م س 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 156.0 ارب روپے تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت نے گذشتہ سال کے اسی عرصے میں اخراجات کی مالکاری اور کمرشل بینکوں سے اضافی قرضوں کی ضروریات پوری کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کو قرضے کی بھاری واپسی کی تھی۔ اس کے برعکس م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کو قرضوں کی بڑی واپسی کی عدم موجودگی میں جدولی بینکوں سے قرض گیری گذشتہ برس کی نسبت خاصی کم رہی؛ مرکزی بینک سے قرض نہ لینے کے حکومتی اقدام کے ساتھ ساتھ، اسٹیٹ بینک کے واجب الادا تمسکات کاربجان کمی کی جانب رہا، جو گذشتہ مالی سال کے آغاز میں شروع ہوا تھا۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کے 285.0 ارب روپے کے تمسکات کی ادائیگی کی، جبکہ 567.1 ارب روپے کمرشل بینکوں سے جمع کیے۔

### بنیادی نیلامیاں

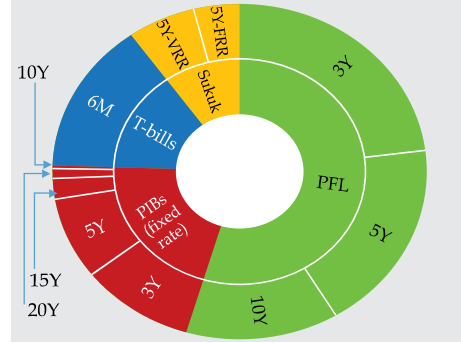
#### قبل از نیلامی اہداف

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے عرصیت کی تکمیل پر 2805.2 ارب روپے (جس میں 96 فیصد سے زائد ٹی بلز کی عرصیتیں شامل تھی) کی واپسی کے عوض قبل از نیلامی کا خام ہدف 3200.0 ارب روپے مقرر کیا تھا۔ تاہم، قرض کے لیے طویل مدتی تمسکات پر حکومتی بھکاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے، ٹی بلز کے لیے قبل از نیلامی کا ہدف 1903.8 ارب روپے مقرر کیا گیا، جو سہ ماہی کے دوران عرصیتوں سے کم تھا۔

کاروباری اداروں کے ڈپازٹس میں بھی 104.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جس میں پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران 135.6 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ اس امر کی بڑی وجہ فرموں کی سیالیت کی صورت حال ہے (دیکھیے سیکشن 3.3)۔

ہفتہ وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرنسی تاڈپازٹ تناسب پہلی سہ ماہی کے شروع میں 41.7 فیصد سے بڑھ کر اگست کے پہلے ہفتے کے اختتام تک 45.4 فیصد

### شکل 3.3 م س 21ء میں تمسک واریزائی کے اہداف (عرصیت کا خلاصہ)



\* the targets for 3M and 12M T-bills on net of maturity basis was Rs -162.8 bn and Rs -963.8 bn respectively.  
PFL: PIBs (Floating Rate)  
FRR: Fixed Rental Rate  
VRR: Variable Rental Rate  
Source: State Bank of Pakistan

تک جا پہنچا۔ اس کی دو خاص وجوہ ہیں: (i) ماہ جولائی کے دوران ڈپازٹس میں موسمی کمی (جون 2020ء میں بینکوں کی جانب سے ونڈو ڈریسنگ کے باعث ڈپازٹس میں عارضی اضافے کے برعکس) اور، (ii) عمید الاضحی کے موقع پر نقدی کا نکلوا یا جانا، جو پاکستان میں یکم اگست 2020ء کو منائی گئی۔ بعد ازاں، اگست کے وسط میں یہ رجحان بدلنا شروع ہو گیا، جو پوری سہ ماہی جاری رہا، کیونکہ آخر ستمبر 2020ء تک کرنسی تا ڈپازٹ تناسب کم ہو کر 40.6 فیصد رہ گیا تھا۔ سہ ماہی کے دوران کچھ بہتری کے

<sup>7</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے باب 3، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 20ء۔

سے بڑھتی ہوئی رجائیت پسندی کی عکاسی ہوتی ہے کیونکہ ملک میں کووڈ 19 کے نئے کیسوں کی یومیہ تعداد میں کمی آئی ہے۔

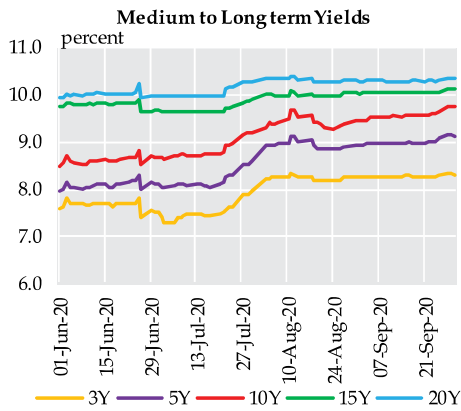
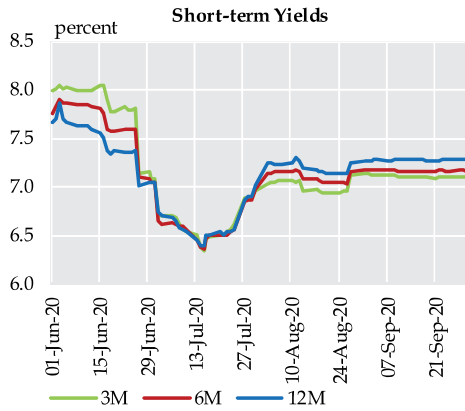
اس کے نتیجے میں منڈی نے ٹی بلز (بالخصوص سہ ماہی) اور وسط مدتی رواں شرح پی آئی بیز (پ ایف ایل) میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی۔ اگرچہ ٹی بلز کے حوالے سے سہ ماہی کے دوران موصولہ مجموعی پیشکشیں ہدف سے تقریباً تین گنا زیادہ تھیں لیکن حکومت اپنے نیلامی کے منصوبے پر کاربند رہی۔ چنانچہ ٹی بلز کے اجراء کا حجم جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 6482.7 ارب روپے تھا کم ہو کر 2047.3 ارب روپے رہ گیا (جدول 3.2)۔ اسی طرح تین سالہ اور پانچ سالہ پی ایف ایل متعارف کرانے کے رد عمل میں اور ثانوی منڈی کی یافتوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کے ساتھ مئی 21ء کی پہلی سہ ماہی میں منڈی نے 1970.4 ارب روپے کی ریکارڈ بلند پیشکشوں کے ذریعے مثبت رد عمل کا اظہار کیا تھا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 334.2 ارب روپے تھیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ منڈی کی پیشکشوں کا ارتکاز تین سالہ اور پانچ سالہ مدت کے پی ایف ایلز میں رہا، جو ان تہکات کے بروقت اجراء کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ منڈی کی بھرپور دلچسپی نے بھی حکومت کو

اس کے بجائے حکومت نے رواں شرح کے پی آئی بیز (پی ایف ایل) پر تکیہ کیا، جو نہ صرف عرصیت کی طویل مدت کی پیش کرتے بلکہ شرح سود کے چکر کے اعتبار سے غیر ہموار نفع بھی فراہم کرتے ہیں۔ نئے اجراء میں تقریباً 55 فیصد ہدف کارکناز مختلف مدتوں کے رواں شرح پی آئی بیز میں تھا (شکل 3.3)۔<sup>8</sup> حقیقی معنوں میں مئی 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پی ایف ایل کا قبل از نیلامی ہدف 830 ارب روپے مقرر کیا گیا، جو مئی 20ء کے پورے سال کے لیے 850 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا۔

#### نیلامی کا خلاصہ اور بازار کا رویہ

کووڈ وبا کے دھچکے کے بعد مختلف شرحوں میں کٹوتی کے تناظر میں، ابتداً اقل مدتی یافتیں سکرتی رہیں۔ تاہم جولائی کے وسط سے جیسے جیسے مہنگائی کی توقعات بڑھنا شروع ہوئیں، ویسے ہی اقل مدتی یافتوں میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ جولائی 2020ء میں زری پالیسی اجلاس کے عدم انعقاد نے اس رجحان کو مزید تقویت دی (شکل 3.4)۔ اس کے برعکس مئی 2020ء میں وسط تا طویل مدتی یافتوں کی بحالی کا آغاز ہو گیا تھا۔ جولائی 2020ء میں خط یافت کا بلند سرآمد نمایاں ہوا، جس کی بڑی وجہ مہنگائی بڑھنے کی توقعات ہیں۔ اس رویے سے معیشت کی تیز تر بحالی کے حوالے

#### شکل 3.4 : ثانوی منڈی کی یافتوں کا رجحان



Source: Mutual Funds Association of Pakistan

<sup>8</sup> دس سالہ عرصیت کے رواں شرح والے پی آئی بی (پی ایف ایل) پہلے مئی 2018ء میں متعارف ہوئے تھے، بعد ازاں جون 2020ء میں 3 سالہ اور 5 سالہ پی ایف ایل بھی مارکیٹ میں دستیاب کرائے گئے۔

قطع شرح نرخ کم کرنے میں مدد دی، جس کی وجہ سے پی ایف ایلز کے محولہ مارجن کم ہوئے۔<sup>9</sup>

اس کے برعکس حکومت کی طرف سے معین شرح کے پی آئی بیز کے لیے بلند ہدف

قبولیت تک رہ گیا (جدول 3.2)۔ اس سے قطع نظر 7 فیصد کے پالیسی ریٹ کے ساتھ معین شرح کے پی آئی بیز سے تقریباً 250 ارب روپے جمع ہونا ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔ اس سے نہ صرف حکومت کو قدرے کم شرح پر طویل مدتی قرضے لینے بلکہ سرکاری تمسکات کے جزدان کو متنوع بنانے میں بھی مدد ملی۔

### جدول 3.2: تیلہائی کا خلاصہ

ارب روپے

قبول شدہ	پیشکش	عرصیت	ہدف	ارب روپے
2,047.3	5,112.4	2,703.8	1,800.0	م س 21ء سے 1
6,482.7	8,715.7	5,179.6	6,900.0	م س 20ء سے 1
<b>پاکستان سرمایہ کاری بانڈز</b>				
معین شرح				
249.2	448.9	101.4	420.0	م س 21ء سے 1
963.5	2,521.2	275.9	325.0	م س 20ء سے 1
رواں شرح				
870.6	1,970.4	0.0	830.0	م س 21ء سے 1
219.4	334.2	0.0	300.0	م س 20ء سے 1
<b>حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک</b>				
معین ریٹنگل شرح				
44.6	56.0	0.0	60.0	م س 21ء سے 1
متغیر ریٹنگل شرح				
117.4	215.4	0.0	90.0	م س 21ء سے 1

° صرف سابقتی بولیاں

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مقرر کرنے کے باوجود منڈی کی شرکت م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کی بہ نسبت 20 فیصد سے بھی کم رہی۔ گذشتہ برس اس دلچسپی میں اضافے کا سبب شرح سود کے چکر کا بلند ترین حد 13.25 فیصد پر ہونا تھا۔ نتیجتاً، گذشتہ برس معین شرح کے پی آئی بیز کا 963.5 ارب روپے کا بھاری اجراء کم ہو کر محض 249.2 ارب روپے کی

جیسا کہ روایتی خود مختار قرضہ تمسکات میں دیکھا گیا، حکومت اور منڈی دونوں کا جھکاؤ معین ریٹنگل تمسک کے بجائے متغیر ریٹنگل صکوک کی جانب رہا۔ متغیر ریٹنگل شرح کے صکوک میں منڈی کی شرکت کے سبب حکومت نے قبل از مجموعی نیلامی ہدف بآسانی حاصل کر لیا، حالانکہ معین ریٹنگل شرح کے صکوک میں اسے کم قبولیت کا سامنا رہا (جدول 3.2)۔

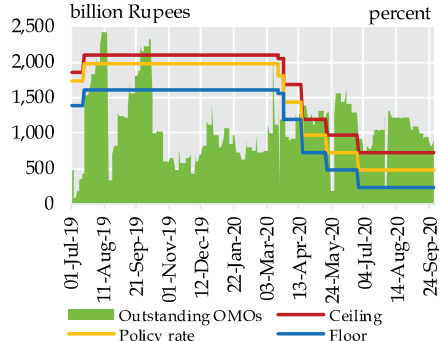
م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہونے والی نیلامیوں میں صکوک اور پی آئی بیز کی یافتوں کے موازنے سے منڈی میں شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کی طلب پوری نہ ہونے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ سہ ماہی کے دوران گذشتہ دو نیلامیوں میں معین شرح کے تمسکات میں یافتوں کا فرق صفر سے بڑھ کر تقریباً 8 بیس پوائنٹس رہا، جبکہ متغیر شرح کے تمسکات میں پانچ سالہ صکوک کا ظاہری اوسط مارجن پانچ سالہ پی ایف ایل کی بہ نسبت تقریباً 52 بیس پوائنٹس کم تھا (شکل 3.5)۔

### بین الینک سیالیت

بینک ڈپازٹس میں حوصلہ افزائی کے ساتھ نجی شعبے، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) اور اجناس کی خریداری کے حکومتی اداروں سے قرض کی بلند واپسی کی بدولت کمرشل بینکوں کی سیالیت کی ضرورتیں پوری کرنے مدد ملی۔ مجموعی طور پر ان رقوم کی آمد سے حکومتی قرض گیری کے لیے درکار سیالیت کی ضرورت بحسن و خوبی پوری ہو گئی۔ چنانچہ بازار زر کے سودوں کے واجبات تھوڑے سے کم ہو کر 1014.7 ارب روپے رہ گئے جو گذشتہ سہ ماہی میں 1192.4 ارب روپے اور گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1337.7 ارب روپے تھے (شکل 3.6)۔

<sup>9</sup> رواں شرح والے بانڈز کے کوپن میں ایک چلدار جز (نشانیہ شرح سود) اور ایک معینہ جز ہوتا ہے جسے کوئٹہ مارجن کہتے ہیں۔ بعد کی دوبارہ اجرائیوں میں سیکورٹی کی قیمت پر قطع شرح کا اطلاق ہوتا ہے۔ بالآخر، کوئی پی ایف ایل پر بیم / ڈسکونٹ پر فروخت کیا گیا، تو نجی مارجن (implied margin) کو ٹلڈ مارجن سے کم / زیادہ ہو جائے گا۔

شکل 3.6: شرح سود کو ریڈور

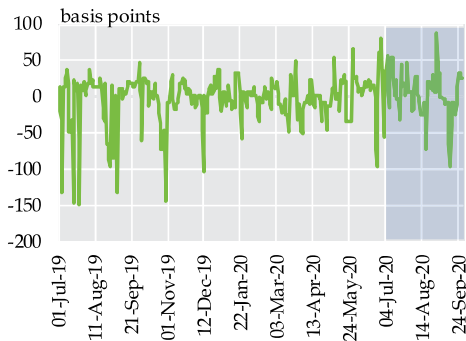


Source: State Bank of Pakistan

ہو گیا۔ دو ماہ اسٹیٹ بینک نے کووڈ وبا کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے مارچ 2020ء کے بعد سے متعدد نو ماہی سولت (خرف)۔ سوم، سہ ماہی کے دوران اعتماد کاروبار اسکیم اور اقتصادی نو ماہی سولت (خرف)۔ سوم، سہ ماہی کے دوران اعتماد کاروبار میں مجموعی طور پر بہتری آئی۔<sup>10</sup> آخر آ، زیر جائزہ مدت میں صنعتی شعبے (بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی خانہ) میں بہتری کا اندراج ہوا۔

اس موافق ماحول کے باوجود م س 19ء کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں کمی کا جو رجحان شروع ہوا تھا، وہ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی جاری

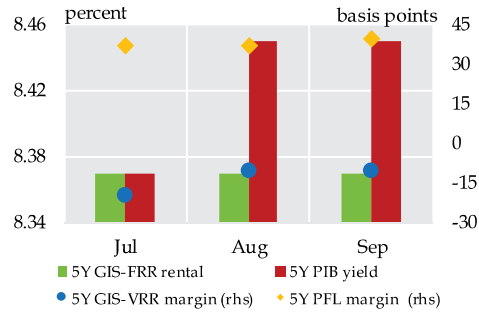
شکل 3.7: شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹ سے انحراف



Source: State Bank of Pakistan

<sup>10</sup> ملک میں کووڈ وبا کے مریضوں میں کمی کے سبب لاک ڈاؤن میں زری کے پیش نظر پوری سہ ماہی کے دوران کاروباری اعتماد بحیثیت مجموعی بہتر ہوا، جو کہ بی سی آئی کے مسلسل تین منفی مشاہدات کے بعد، اسٹیٹ بینک کے اگست 2020ء کے سروے میں اعتماد کاروبار اشاریہ (بی سی آئی) مثبت ہونے سے ظاہر ہے۔

شکل 3.5: شریعت سے ہم آہنگ تسکات کی پائنتیں \* پست ہیں



\*the auction dates of comparable securities may differ.

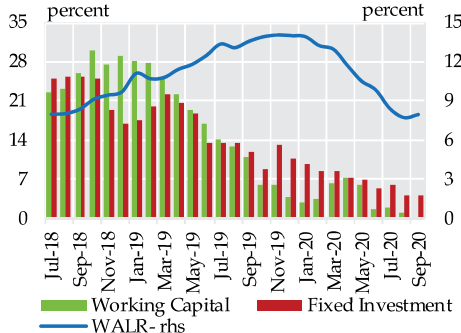
Source: State Bank of Pakistan

تاہم م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بین الینٹک منڈی قدر سے تغیر پذیر رہی (شکل 3.7)۔ جولائی 2020ء کے مہینے میں شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹ سے اوسطاً انحراف بلند ترین یعنی پالیسی ریٹ سے 17 بیس پوائنٹس بالاتر رہا، جو اگست اور ستمبر 2020ء میں بالترتیب 3 اور منفی 4 بیس پوائنٹس رہا۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ابتداً، شرحیں بلند رہیں جس کا سبب جولائی میں توقع سے زیادہ نقدی کا نکلوا یا جانا تھا۔ اگست کے وسط کے بعد سے ڈپازٹ اکٹھا ہونے کی رفتار بڑھی، جو شبینہ شرحیں کم کرنے پر منتج ہوا۔ بینکاری نظام کی نقدی کی آمد و اخلا کی ملفوف غیر یقینی صورت حال شبینہ شرحوں کی بلند تغیر پذیری کا باعث بنی۔ آخر آ، اسٹیٹ بینک نے متعدد موقعوں پر یا تو منڈی میں مداخلت سے مکمل طور پر احتراز کیا تاکہ منڈی اپنے متین مسئلہ ہو جائے، یا پھر منڈی کو درکار مداخلت سے کم حجم کی مداخلت کی، جس کی وجہ سے شبینہ شرحوں کی تغیر پذیری بھی بڑھ گئی۔

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت متعدد مثبت عوامل کار فرما رہے۔ اول، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پالیسی ریٹ 13.25 فیصد سے 6.25 فی پی ایل س کم ہو کر 7.0 فیصد رہ جانے کے باعث پالیسی ماحول سازگار

شکل 3.8: نجی کاروباری اداروں کے قرضوں کی نمو (سال بسال)



Source: State Bank of Pakistan

3.4. تاہم ہو سکتا ہے کہ اس کے سبب چند فرموں کو روایتی سہولتوں کے تحت بینکوں سے اپنے سابقہ قرضے واپس کرنے کی بھی ترغیب ملی ہو۔

قرضوں کی فراہمی کے کمزور تحریک کا ایک دوسرا ذریعہ فاضل وافر ذخائر ہو سکتا ہے، جو جاری سرمائے کے قرضوں کی کمزور طلب پر منتج ہوا۔<sup>11</sup> گذشتہ دو سہ ماہیوں میں دھیمی معاشی سرگرمیاں اس مفروضے کو باور کراتی ہیں۔ آخر میں، خام مال کی قیمتیں تھمی رہیں، جس کی بڑی وجوہ تیل، شیشے کی شیش، فولادی بارز اور شیشے اور کیمیائی اجزاء ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی بنا پر بھی جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی آئی ہو۔

تاہم، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں قدرے سازگار پالیسی ماحول کے باعث صارفی مالکاری کو فائدہ تو ہوا ہے۔ گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت م س 21ء کی پہلی

رہا (شکل 3.8)۔ کوڈ و باجوے نئے تک کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی میں کمی کی بڑی وجہ ایشیا سازی کی سرگرمیوں میں کمی کے سبب قرضوں کی پست طلب کے ہمراہ بلند شرح سود تھی۔ ملک میں کوڈ و باجوے باعث لاک ڈاؤن کے سبب کاروباری سرگرمیاں بند ہو جانے سے قرضوں کی طلب مزید ماند پڑ گئی۔ درحقیقت، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی کاروباری اداروں (زیادہ تر برآمدی شعبوں) نے گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت قلیل مدتی قرضے نسبتاً زیادہ واپس کیے۔

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تین ممکنہ عوامل کی بنا پر نجی شعبے کے قرضوں کا تحریک کمزور رہا۔ اول فروخت کے توسط سے فرموں کی سیالیت کی مستحکم صورت حال (دیکھیے باب 1 میں شکل 1.1)، حکومت کی طرف سے بلند ٹیکس ریفرنڈز (دیکھیے باب 4 میں جدول 4.4)، اور اسٹیٹ بینک کارپوریٹ پیکیج (قرض کا اٹوا اور تشکیل نو)۔<sup>11</sup> واقعاً، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں نجی کاروباری اداروں کو نہ صرف اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری سہولتوں جیسے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف)، سے فائدہ ہوا، بلکہ انہوں نے کوڈ و باجوے اثرات کا مقابلہ کرنے کے اسٹیٹ بینک کی متعارف کردہ اسکیموں جیسے روزگار اسکیم اور ٹرف کے تحت قرضے لیے۔<sup>12</sup> جیسا کہ جدول 3.3 سے ظاہر ہے، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ان اسکیموں کے تحت قرضوں کی تقسیم خاصی زیادہ رہی۔ لہذا، گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اگرچہ ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف کے تحت قرضوں کی تقسیم نے معین سرمایہ کاری قرضوں کو چارگنا کرنے میں اپنا کردار ادا کیا (جدول

<sup>11</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 43.9 ارب روپے کے سبز ٹیکس ری فنڈ جاری کیے گئے جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 16.0 ارب روپے کے جاری ہوئے تھے۔

<sup>12</sup> یہ بات اہم ہے کہ اسٹیٹ بینک نے اگست 2020ء میں ای ایف ایف ایس کے تحت بینکوں کو دی جانے والی نو مالکاری کی حد 1100 ارب روپے بڑھادی تھی، اور برآمد کنندگان کو مزید سہولت دینے کے لیے ایل ٹی ایف ایف کے تحت 90 ارب روپے مختص کیے تھے (ماخذ: اسٹیٹ بینک کارپوریٹ پیکیج، ای آر ڈی / ایم اینڈ پی آر ڈی / پی آر / 01 / 89-2020 بتاریخ 19 اگست 2020ء)

<sup>13</sup> بڑی ٹیکسٹائل ملوں کے مالی گوشواروں کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ کوڈ و باجوے سے لاک ڈاؤن کے نتیجے میں مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی تک انٹرنیٹی جمع ہو گئیں جس نے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ان کی قلیل مدتی قرضے کی ضروریات کم کر دیں۔

<sup>14</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بینکوں کو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں جاری سرمائے کے قرضوں کی 24.7 فیصد کم درخواستیں موصول ہوئیں۔



جدول 3.3: اسٹیٹ بینک کی اہم رعایتی مالکاری اسکیمیں

بھاء روپے میں

منظور شدہ رقوم	م س 20ء سہ 1	م س 21ء سہ 1
برآمدی مالکاری اسکیم	4.7	14.7
طویل مدتی مالکاری سہولت	-	36.8
جس میں ٹرف	86.3**	4.5
اسٹیٹ بینک کی روزگار اسکیم	216.9*	99.9

\* 25 ستمبر 2020ء تک، \*\* 24 ستمبر 2020ء

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اضافے کے باوجود جاری سرمائے کے قرضوں سے متعلق ٹیکسٹائل شعبے کی طلب کمزور رہی، جس بنیادی وجہ فاضل ذخائر کی وافر دستیابی کے ساتھ ساتھ اس شعبے کی سیالیت کی مستحکم صورت حال ہے۔<sup>17</sup>

اس کے ساتھ ساتھ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں سیمنٹ اور گاڑیوں کے شعبے میں بھی کچھ سرگرمی درج کی گئی۔ سیمنٹ کی صنعت کی بلند برآمدات اور ملکی ترسیل میں اضافے کے باعث اسے جاری سرمائے کے قرضے واپس کرنے کا موقع ملا۔ مقامی اسمبلر گاڑیوں کی فروخت سے حاصل ہونے والی بلند وصولیوں کی بدولت زیر جائزہ مدت میں اپنے قلیل مدتی قرضے واپس کر سکے۔

دریں اثناء م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد سازی صنعت نے 12.8 ارب روپے مالیت کے قلیل مدتی قرضے لے، جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 16.5 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ سہ ماہی کے دوران کھاد کی بلند

سہ ماہی میں کار مالکاری اور ذاتی قرضوں میں بڑا اضافہ ہوا، جب اس میں خالص واپسی درج کی گئی تھی (جدول 3.5)۔

### جاری سرمائے کے قرضوں میں خالص واپسی درج کی گئی

3.28 م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری سرمائے کے کھاتے میں 163.4 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی، جو م س 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 100.0 ارب روپے تھی۔ اشیا سازی کے شعبے میں قرضوں کی واپسی میں ساٹھ فیصد سے زائد حصہ شوگر اور ٹیکسٹائل کا ہے۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شوگر کی صنعت نے 82.7 ارب روپے کے قرضے واپس کیے، جس کا حجم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 36.9 ارب روپے تھا۔ اسے بنیادی طور پر م س 20ء کی تیسری سہ ماہی میں چینی کی قیمتیں بڑھنے کے سبب قرضوں کے بلند استعمال سے منسوب کیا جاتا ہے، جو بعد ازاں مختلف حلقوں کی جانب سے قرضوں کی واپسی پر منتج ہوا۔<sup>15</sup>

دریں اثناء، شعبہ ٹیکسٹائل نے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 42.7 ارب روپے واپس کیے، جس کا حجم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں تھوڑا سا یعنی 2.0 ارب روپے تھا۔ ٹیکسٹائل سے منسلک اداروں کو اسٹیٹ بینک کی رعایتی برآمدی مالکاری اسکیم سے فائدہ پہنچا، چنانچہ م س 20ء کی پہلی سہ ماہی کے 4.7 ارب روپے کی نسبت م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مجموعی قرضے بڑھ کر 14.7 ارب روپے ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ روپوں میں بھاری برآمدی وصولیوں کی بنا پر انہیں زیر جائزہ مدت میں اپنے قلیل مدتی قرضے واپس کرنے میں مدد ملی۔ لہذا، ٹیکسٹائل شعبے کی قرضے واپس کرنے کی استعداد بڑھنا حیران کن امر نہ تھا۔ اگرچہ مجموعی طور پر نجی شعبے کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ ہوا لیکن سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کے غیر فعال قرضوں میں کمی آئی۔<sup>16</sup> مزید برآں، م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کپاس کی قیمتوں میں 3.8 فیصد سال بسال

<sup>15</sup> مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شوگر کے شعبے نے بااثر تیب 40.0 ارب روپے اور 82.7 ارب روپے جاری سرمائے کے قرضوں کی خالص واپسی انجام دی۔

<sup>16</sup> مجموعی مندری شرح (infection ratio) جو آخر ستمبر 2019ء کو 8.8 فیصد تھی، ستمبر 2020ء میں معمولی ہی بڑھ کر 9.9 فیصد ہو گئی۔ تاہم ٹیکسٹائل شعبے کی مندری شرح ستمبر 2019ء میں 16.7 فیصد تھی اور ستمبر 2020ء میں گر کر 14.3 فیصد رہ گئی۔

<sup>17</sup> دیکھیے فٹ نوٹ 13

شعبے نے اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی مالکاری سہولت برآئے برآمدات سے استفادہ کیا، کیونکہ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں اس سہولت کے تحت قرضوں کا تقریباً 96 فیصد حصہ ٹیکسٹائل شعبے کے مجموعی معین سرمایہ کاری قرضوں پر مشتمل ہے۔ غیر ایشیا ساز اداروں میں بجلی سازی کی فرموں نے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 18.4 ارب روپے کے معین سرمایہ کاری قرضے لیے، جس کا حجم گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.8 ارب روپے تھا، اس اضافے کی بنیادی وجہ بجلی سازی کی مشینری کی درآمد تھی۔

#### صدارتی مالکاری

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں صدارتی مالکاری میں 39.6 ارب روپے کا بڑا اضافہ درج کیا گیا، اس کی نسبت گزشتہ برس اس میں 12.7 ارب روپے کی کمی آئی تھی (جدول 3.5)۔ قرضوں کا یہ استعمال دو زمروں کا مرہون منت تھا: گاڑیوں اور ذاتی قرضے، کیونکہ صارفین نے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بہت شرح ہائے قرض گاری سے فائدہ اٹھایا (مطل 3.1)۔<sup>20</sup> مزید برآں، گاڑیوں کی مالکاری بڑھنے کی وضاحت کاروں، بالخصوص 1300 سی سی اور اس سے اوپر زمرے کی بلند فروخت سے ہوتی ہے۔ مثلاً، ایک آٹو اسمبلر نے 1300 سی سی اور اس سے اور کے زمرے میں ایک نئی کار متعارف کرائی، جسے بازار میں خوب پذیرائی ملی۔<sup>21</sup>

#### 3.4 مہنگائی

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں مہنگائی کی رفتار یک ہندسی تک مستحکم رہی۔ م س 19ء میں معاشی استحکام کی کوششیں شروع کی گئیں، انتظامی اقدامات (بشمول سٹے بازارنہ عناصر کے خلاف کارروائی)، تلف پذیر ایشیا کی موسمی رسد کی بحالی اور کووڈ 19 کے حوالے خام تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی نے مجموعی طور پر م س 20ء میں

درآمدات ہیں۔<sup>18</sup> حکومت کی طرف سے اعلان کردہ حالیہ زرعی پیکج کے تناظر میں م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کی ملکی طلب میں اضافہ ہوا (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 2)۔ غیر ایشیا ساز کاروباری اداروں کے زمرے میں تھوک اور خردہ تاجروں نے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 15.6 ارب روپے کے قرضے لیے، اس کی بہ نسبت گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 34.7 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ ایندھن کی تھوک فروخت ان قرضوں میں نمایاں رہی، کیونکہ ملک میں بڑی آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے حکومت کی جانب سے لاک ڈاؤن نرم کیے جانے کے بعد معاشی سرگرمیوں کی بحالی سے ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب پوری کرنے کے قلیل مدتی قرضے لیے۔<sup>19</sup>

#### معین سرمایہ کاری مقاصد کے لیے قرض گیری میں اضافہ

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں معین سرمایہ کاری قرضوں میں 62.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کی بہ نسبت گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 14.6 ارب روپے کے قرضے استعمال کیے گئے۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ ایشیا سازی کے شعبے سے ٹیکسٹائل اور ادویہ سازی کے زمروں اور غیر ایشیا سازی کے زمرے سے بجلی کی صنعت کی قرض گیری ہے۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ادویہ سازی کے شعبے نے 13.8 ارب روپے کے طویل مدتی قرضے لیے، اس کی بہ نسبت گزشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم محض 0.5 ارب روپے تھا۔ اس کا بڑا سبب کیمیکل سازی کے ایک ادارے کو ملک کے ایک معروف ادویہ ساز ادارے کی جانب سے خریدنا تھا۔ نتیجتاً، اول الذکر کا آئٹنٹاف مؤنٹر الذکر کو منتقل ہو گیا، جس کی عکاسی یوں ہوتی ہے کہ اگست 2020ء میں بنیادی کیمیکلز کے زمرے میں قرضے واپس ہوئے اور اسی ماہ ادویہ ساز ادارے کے قرضوں میں اضافہ ہوا۔

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل شعبے نے 13.9 ارب روپے کے طویل مدتی قرضے لیے، جس کا حجم گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 8.6 ارب روپے تھا۔ اس

<sup>18</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں کھاد کی درآمد 23.8 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 50.7 فیصد کم ہو گئی تھی۔

<sup>19</sup> مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بیٹرویلیم کی فروخت گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 10.5 فیصد بڑھی تھی۔

<sup>20</sup> یہ وزن اوسط شرح قرض گاری مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 13.4 فیصد تھی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گر کر 8.1 فیصد رہ گئی۔

<sup>21</sup> پی اے ایم اے کے مطابق 1300 سی سی اور اس سے اوپر کی مسافر کاروں کی فروخت مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 9953 یونٹ تھی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جست لگا کر 16736 یونٹ ہو گئی۔

جدول 3.4: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے (بھلی سہ ماہی)

بھاکروپ روپے میں

مجموعی قرضے	جاری سرمایہ*		معین سرمایہ کاری		
	م س 20ء	م س 21ء	م س 20ء	م س 21ء	
-85.4	-100.9	-100	14.6	62.5	نجی شعبے کے کاروباری ادارے
-50.7	-157.4	-46.5	-4.3	38.5	ایشیا سازی
-19.2	9.3	-16.5	-2.7	-3.5	کھاد سازی
2.2	17.4	1.7	0.5	13.8	ادویات کی خام مصنوعات
15.8	2.8	11.9	3.9	0.3	خام لوہا اور فولاد
3.5	-15.4	2.8	0.8	-9.4	خام کھیتی باڑی اجزا
-4.1	-6.6	-2.9	-1.1	0	بیٹرولیم مصنوعات
-6.2	-9.7	-3.1	-3.1	-0.4	برقی آلات
-1.8	-10.3	1.4	-3.2	1.2	سینٹ، چونے کا پتھر اور پلاسٹر
-21.6	-15.2	-21.7	0.1	0.6	چاول کی پراسیسنگ
30.7	-16.5	29.4	1.3	0.3	گاڑیاں
6.6	-28.7	-2	8.6	13.9	ٹیکسٹائل
-42.7	-82.3	-36.9	-5.9	0.4	چینی
9.6	9.1	3.8	5.8	18.4	بھلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
-17.1	6.6	-19	1.9	4.1	تعمیرات
-43.8	17.8	-34.7	-9	2.2	تھوک اور خوردہ تجارت
-5	-3.3	-5.8	0.9	0.1	کان کنی اور کوہ کنی
4.6	1.8	5.4	-0.8	-1.3	ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری
5.3	-3.1	-0.2	5.6	-1.8	ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں
-0.8	3.7	0.6	-1.3	-2.4	زراعت، جنگل بانی اور ماہی گیری
24.4	1.7	-0.4	24.8	-3.4	مواصلات

\* بشمول تجارتی مالکاری

ماخذ: اسٹیٹ بینک

10.1 فیصد رہی اور پچھلی سہ ماہی میں بھی اس کی سطح تقریباً اتنی ہی رہی تھی (شکل 3.9)۔ تاہم، مہنگائی کی توقعات (آئی بی اے- ایس بی پی) اعتماد صارف سروے (سی سی ایس))، سال کے آغاز کے ساتھ آہستہ آہستہ بڑھیں، جس میں غذائی قیمتوں میں اضافے کی زیادہ عکاسی ہوتی ہے، جو م س 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں کووڈ 19 کے حوالے سے سست و طلب کے باعث مائل بہ متزل ہو گئی تھیں (شکل 3.10)۔

معیشت پر مہنگائی کے دباؤ کو قابو کرنے میں مدد دی۔ اس کے ساتھ ساتھ کووڈ کے رد عمل میں بجٹ 2020ء میں ٹیکس سے متعلق رعایتی اقدامات نے بھی مختلف ایشیا کی قیمتوں میں استحکام کے ذریعے ریلیف پہنچایا۔

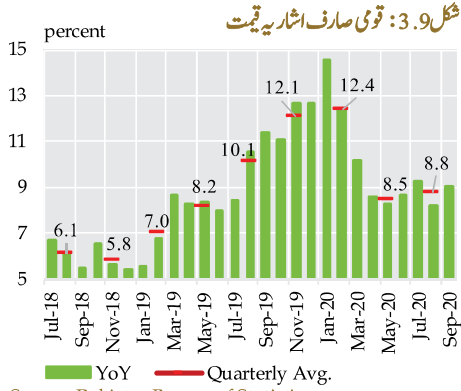
چنانچہ م س 21ء کی بھلی سہ ماہی میں اوسط ملکی عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 8.8 فیصد رہی، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں دوہندسی نمونے کے ساتھ

شکل 3.5: صارفی مالکاری (ملکی سہ ماہی)

بہاؤ ارب روپے میں

م س 21ء	م س 20ء	
39.6	-2.7	مجموعی صارفی مالکاری
21.3	-2	برائے ٹرانسپورٹ: کاریں
16	0.2	ذاتی قرضے
6.1	1.8	کریڈٹ کارڈ
-1.2	-2.2	ہاؤس بلڈنگ
-2.6	-0.5	صارفی پائیدار ایشیا

ماخذ: اسٹیٹ بینک

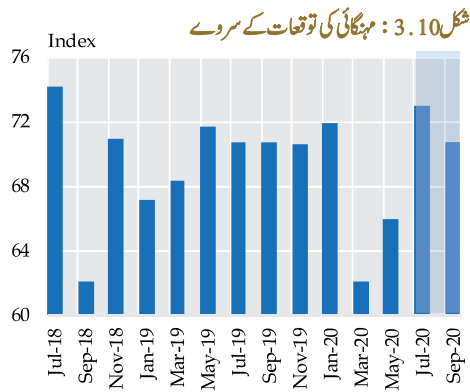


Source: Pakistan Bureau of Statistics

تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر ملکی زرعی پیداوار اور اجناس کے انتظامی مسائل زائد قیمتوں کا باعث بنے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے فصل کی کٹائی میں تعطل اور ٹڈی دل کے حملوں نے ملک میں پیدا ہونے والی متعدد غذائی ایشیا پیداوار کو نقصان پہنچایا۔ مزید برآں، عالمی زرعی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان نے بھی ملکی غذائی ایشیا کی قیمتوں پر دباؤ بڑھا دیا (باکس 3.1)۔

غیر تلف پذیر ایشیا

غیر تلف پذیر غذائی ایشیا میں بڑا اضافہ ریشہ دار غذائی ایشیا: گندم اور گندم کا آٹا، کے باعث ہوا۔ مالی سال 20ء کی طرح مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی قیمتوں میں



Source: State Bank of Pakistan

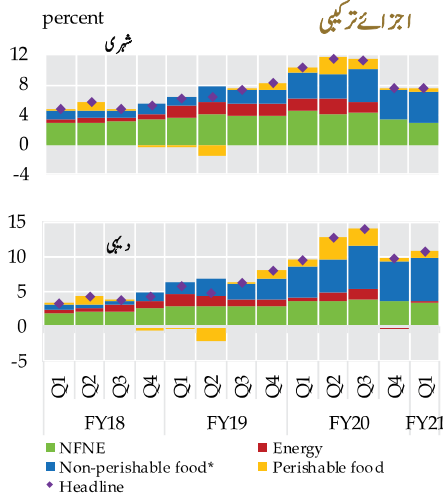
تفصیلاً، زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران مہنگائی کے اضافے کا نصف ارتکاز ذیلی اشاریوں (94 میں سے 48) جس میں شہری اظہاریوں کا 51 فیصد حصہ صارفی اشاریہ قیمت میں مرکوز تھا اور 89 میں 48) جس میں دیہی اشاریوں کا 54 فیصد حصہ صارفی اشاریہ قیمت میں مرکوز تھا) میں ہوا تھا، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ اضافہ وسیع البینا تھا۔ دریں اثناء، گذشتہ برس کے مقابلے میں م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں تقسیم کاری اور حجم کے اعتبار سے ان رجحانات میں معکوسیت آئی۔ م س 20ء کے ابتدائی 9 ماہ میں جن ایشیا کی قیمتوں میں دوہندی اضافہ درج ہوا، وہ 5 فیصد سے کم کی سطح پر آنا شروع ہو گیا۔ اس سے طلب دھیمی ہونے کے باعث مہنگائی میں کمی اور اس کے ساتھ ساتھ معیشت پر لاگتی دباؤ کم ہونے کی عکاسی ہوئی (شکل 3.11)۔

زمرے دار تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں غذائی مہنگائی کا عمومی مہنگائی میں بڑا کردار رہا، مہنگائی کا ملغوف دباؤ (غیر غذائی غیر توانائی میں منعکس) مجموعی طور پر مستحکم رہا (شکل 3.12)۔

غذا مہنگائی کا سب سے اہم ذریعہ بنی رہی

م س 20ء کے آخر تک کم ہونے کے بعد م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں غذائی مہنگائی میں دوبارہ بڑا اضافہ ہوا، جس کا مجموعی مہنگائی میں نصف سے زیادہ (تقریباً 62 فیصد) حصہ رہا (جدول 3.6)۔ تلف پذیر اور غیر تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان درج کیا گیا، موخر الذکر میں یہ رجحان زیادہ مضبوط رہا۔

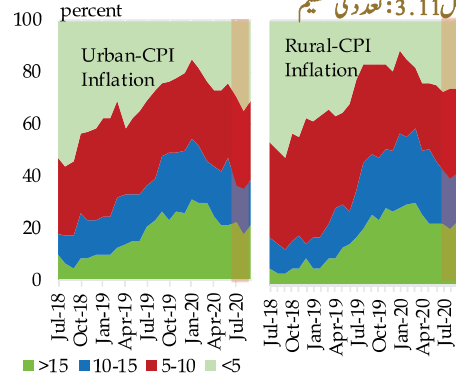
شکل 12: 3 سالہ سال مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے



\*inclusive of alcohol beverages and readymade food  
Source: Pakistan Bureau of Statistics

یہ نسبت بلند پیداوار کے باوجود یہ ہدف حاصل نہ کیا جا سکا۔ م س 21ء کی طلب صرف کے پیش نظر 1.619 ملین میٹرک ٹن کی کمی دیکھی گئی۔

شکل 11: 3.11: تعدد کی تقسیم



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اضافہ جاری رہا۔<sup>22</sup>

گندم کی فصل 2020ء کے حوالے سے خریداری کا ہدف 8.25 ملین میٹرک ٹن مقرر کیا گیا تھا، اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ: (1) 27.03 ملین میٹرک ٹن کے ہدف کے مقابلے میں فصل کے حجم کا تخمینہ 25.25 ملین میٹرک ٹن، (2) 0.602 ملین میٹرک ٹن کے فاضل ذخائر اور (3) سالانہ طلب کا تخمینہ 27.47 ملین ٹن سالانہ لگایا گیا تھا۔ گذشتہ سال کی پیداوار (24.34 ملین میٹرک ٹن) کی

### پاکس 3.1: غذائی مالی قیمتوں میں اضافہ

ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مہنگائی کے اعداد و شمار بادی النظر میں اس امر کا خاطر خواہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ کووڈ ہا کے آغاز سے ہی غذائی ایشیا مہنگی ہو گئی (شکل 3.1.1)۔ تاہم سوائے غذائی گروپ کے کسی بھی وسیع تر اشاریے میں مہنگائی بڑھنے کی واضح نشاندہی نہیں ہوئی۔ بالخصوص، عمومی مہنگائی میں کمی بڑی وجہ توانائی کی پست قیمتیں ہیں، جبکہ پست طلب کے باعث قوزی مہنگائی بھی کم ہوئی یا مستحکم رہی۔

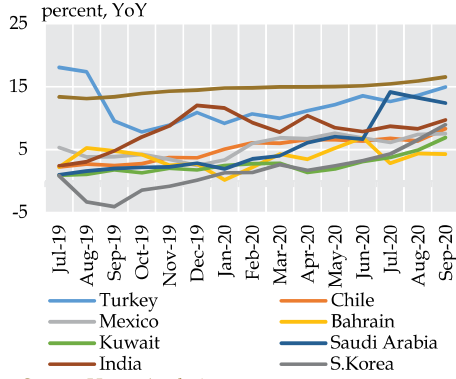
غذائی ایشیا کی قیمتیں کووڈ کی لہر محدود ہونے کے مرحلے کے ساتھ ہی بڑھنا شروع ہو گئیں۔ جنوبی ایشیا، ذیلی صحرائی افریقہ اور لاطینی امریکہ کے علاقے اس دبا سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ دبا کے دوران رسدی زنجیر کے درج ذیل عوامل کا مہنگائی کے بڑا کردار ہے:<sup>23</sup>

- لاک ڈاؤن اور نقل و حرکت پر پابندی کے اقدامات نے مخصوص ایشیا کی رسد و طلب متاثر کی۔

<sup>22</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 20ء۔

<sup>23</sup> مہنگائی پر کورونا کے اثرات: مگنہ حرکات اور حرکیات، احسان ابراہیمی، Deniz Igan اور Soledad Martinez Peria، آئی ایم ایف ریسرچ 10 ستمبر 2020ء۔

### شکل 3.1.1: صارف اشاریہ قیمت: غذا اور مشروبات

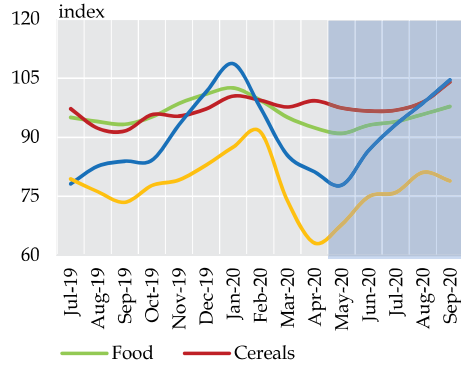


Source: Haver Analytics

- خوف و ہراس کے باعث خریداری اور ذخیرہ اندوزی نے غیر تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں بڑھادیں۔
- ہجرت کرنے والے کارکنوں کی تعداد میں کمی سے افرادی قوت کا جو خلا پیدا ہوا، اس سے زرعی مصنوعات کی رسد متاثر ہوئی؛ بالخصوص ملائیشیا میں پام آئل کے لیے کٹائی اور پراسیسنگ کی کارروائیاں افرادی قوت کی کمی کے باعث تیزی سے متاثر ہو رہی ہیں، وہاں کوڈو واکا پھیلاؤ روکنے کی غرض سے اپنائی گئی پالیسیوں کی وجہ سے مزدوروں کی کمی کے سبب شجر کاری بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔<sup>24</sup> اسی طرح پھل، جو سب سے زیادہ تلف پذیر شے ہیں، کی قدرتی ذخیرہ، جس کے انتظام کے لیے زیادہ افرادی قوت اور فوری ترسیل (اکثر فضائی) درکار ہوتی ہے، بھی متاثر ہوئی۔<sup>25</sup>
- کرسینوں کی قدر میں کمی کے حالات کے پیش نظر بالخصوص ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کا درآمدی اشیاء پر انحصار۔
- بین الاقوامی تجارت میں ذخیرہ اندوزی کی سرگرمیاں کیونکہ کئی ممالک اپنی جنگلی پالیسیوں پر عمل پیرا نہ ہو سکے۔<sup>26</sup>

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اہم اناج کی اشیاء کی قیمتیں اس عرصے کے دوران (مارچ اور اپریل 2020ء) مستحکم رہیں، بلکہ درحقیقت، اناج پیدا کنندہ بڑے ممالک کے پاس وافر ذخائر اور خاطر خواہ پیداوار کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ شروع ہوا، جو ستمبر 2020ء تک تقریباً 8 فیصد درج کیا گیا۔ یہ معکوس رجحان سال کے شروع

### شکل 3.1.2: غذائی قیمتوں کے اشاریے



Source: FAO

میں دیکھا گیا (شکل 3.1.2)۔ زرعی اجناس کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کا بڑا سبب (الف) چین جیسے بڑے صارف ملک کی اناج کے حوالے سے بلند طلب اور (ب) ناموافق موسمی حالات کی وجہ سے چند زرعی مصنوعات کی رسد میں کمی۔

عالمی طلب کے تناظر میں چین نے اپنی ملکی غذائی ضروریات کے باعث خوردنی تیل اور اناج کی خریداری بڑھادی ہے (شکل 3.1.3)۔ اسی طرح بھارت کی طرف سے بھی خوردنی تیل کی درآمدات بڑھانے کی اطلاعات ہیں۔<sup>27</sup> صنعتی ماہرین کے مطابق کوڈو کی ایک اور لہر کے خوف کی وجہ سے صارفین نے دوبارہ ذخیرے جمع کرنا شروع کر دیے ہیں۔ دریں اثناء، آخر ستمبر 2020ء تک ملائیشیا میں پام آئل کی سب سے بڑی پیداواری ریاست نے کوڈو کی نئی لہر پر قابو پانے کی خاطر نقل و حرکت پر پابندی (ریاست بھر میں نقل و حرکت پر پابندی) عائد کرنے پر غور کیا۔ شجر کاری کی افرادی قوت اور ملوں کے اوقات کار کی تحدید سے عین کٹائی کے

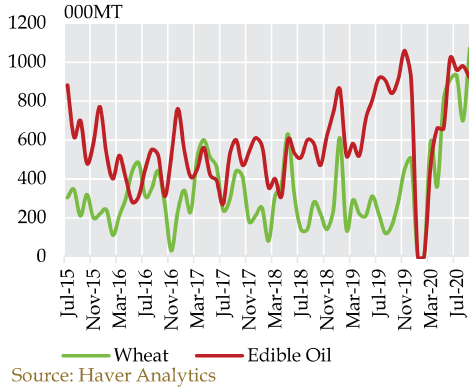
<sup>24</sup> تیل کے بیجوں، نباتی تیل اور تیل کی غذاؤں کے لیے ایف اے کے قیمت کے اشاریے، اکتوبر 2020ء۔

<sup>25</sup> ایف اے او، کورونا کی وبا کے سبب تازہ پھلوں اور سبزیوں کی رسد بری طرح متاثر ہوئی، جون 2020ء۔

<sup>26</sup> عالمی تجارتی تنظیم کے مطابق اپریل کے اختتام تک تقریباً 80 ملکوں اور کسٹم علاقوں نے وبا کی بنا پر غذائی اور غیر غذائی دونوں اشیاء کی درآمد پر پابندیاں عائد کر دی تھیں۔

<sup>27</sup> مئی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت امریکی ڈالر کے لحاظ سے سال بسال 11.5 فیصد اضافہ، جبکہ مئی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے مقابلے میں 46.8 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

### شکل 3.1.3: چینی درآمدات



موسم میں پیداوار میں بڑی حد تک کمی آنے کی توقع ہے۔ چنانچہ، روس کی وزارت زراعت نے محدود پیداواری امکانات اور بلند عالمی طلب کو دیکھتے ہوئے، اناج (گندم، جو اور مکئی) کی مقدار محدود کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، جسے فروری 2021ء تک برآمد کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ رسد زنجیر کی دشواریاں پہلے ہی سے غذائی مہنگائی کی توقعات کو نئی شکل دے رہی تھیں، تاہم موسم سے متعلق پست پیداواری امکانات نے غذائی مہنگائی کو مزید بڑھا دیا۔ مثلاً، سہ ماہی کے دوران خوردنی تیل کی قیمتوں میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، پام آئل کے رسد کاروں کو کٹائی کے لیے افرادی قوت کے حصول میں مشکلات کے سبب پام آئل کی قیمتوں میں بھی اضافہ درج کیا گیا۔ بالخصوص گندم کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا، جو مضبوط عالمی طلب کی عکاسی کرتا ہے۔ ارجنٹینا اور آسٹریلیا میں ناموافق پیداواری حالات اور یورپ کے چند علاقوں، شمالی امریکہ اور بحیرہ اسود کے خطے میں مسلسل خشک موسم گندم کی موسم سرما میں پیداوار کو متاثر کر رہا ہے۔ دریں اثنا، امریکہ کے کلیدی پیداواری خطوں میں ناموافق موسمی حالات کی وجہ سے سویا بین کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا تسلسل برقرار رہا۔

کووڈ سے متعلق رسد قفل اور اناج کی پیداواری صورت حال کے تناظر میں، غذائی عدم تحفظ برقرار رہا۔ ذخیرہ اندوزی کے رویے، تجارتی امور میں بڑھتا ہوا پابندی عمل دخل، محدود غذائی برآمدات اور ناموافق پیداواری امکانات کے باعث عالمی سطح پر کچھ عرصے تک مہنگائی کی سطح بلند رہنے کا امکان ہے۔<sup>28</sup>

سال ہے جس میں پروکیورمنٹ ایجنسیوں نے خریداری کے اہداف بڑے مارجن سے حاصل نہیں کیے (شکل 3.13)۔ اس کے درپردہ شاید ایک پہلو گندم کے سرکاری اور تھوک نرخ میں تفاوت ہو سکتا ہے۔ درحقیقت، خریداری کے ان مہینوں (اپریل کے وسط تا جولائی) میں پنجاب کے گندم پیدا کرنے والے چھ اضلاع (نشول اولین دو اضلاع بہاول پور اور رحیم یار خان) میں گندم کے تھوک نرخ سرکاری نرخ (جی ایس پی) سے خاصے زیادہ تھے۔ دوسرا، پروکیورمنٹ ایجنسیوں کی جانب سے اجناس کے ذخائر کا بروقت اجراء بھی قیمتوں کے دباؤ کے تعین میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ گذشتہ سال کے لیے سرکاری شعبے کی محولہ بالا خریداری کے باوجود قیمتوں کا دباؤ قائم نہیں آسکا، جس کی عکاسی طلب و رسد میں فرق سے ہوتی ہے، جس کا انتظام پروکیورمنٹ ایجنسیوں کی ذمہ داری ہے۔ تیسرا، درآمدی عمل منڈی کی قیمتوں پر کوئی بڑا اثر ڈالنے کے حوالے سے سست روی کا شکار نظر آتا ہے:

اقتصادی رابطہ کمیٹی نے سرکاری شعبے کے محدود ذخائر اور پیداواری ہدف حاصل نہ ہونے کی بنا پر جون 2020ء تک گندم درآمد کرنے کی اجازت دی۔ علی الخصوص، نجی شعبے کی جانب سے ملک میں 5 لاکھ ٹن گندم درآمد کیے جانے کے بعد ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کو سرکاری شعبے کے لیے 2 لاکھ ٹن گندم کا درآمدی آرڈر جاری کرنے کی اجازت دیدی گئی۔<sup>29</sup> اقتصادی رابطہ کمیٹی نے درآمدی لاگت کم کرنے کی غرض سے وزارت تجارت کی یہ درخواست بھی منظور کی، جس میں گندم اور چینی کی درآمدات پر ٹی سی پی کے کمیشن کے موجودہ مارجن کو 2.0 فیصد سے کم کر کے 0.75 فیصد کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

ان اقدامات کے باوجود زبردست جائزہ مدت میں گندم کی قیمتوں میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ ایک مسئلہ سرکاری اجناسی کارروائیوں سے متعلق ہو سکتا ہے۔ یہ لگاتار دوسرا

<sup>28</sup> عالمی بینک (2020ء) غذائی تحفظ اور کووڈ، ویب پیج بریف، واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

<sup>29</sup> مئی 2021ء کی پہلی سہ ماہی کے خاتمے پر تقریباً 432 ہزار میٹر ٹن گندم درآمد کی گئی جبکہ اگست 2020ء میں صرف تقریباً 39 میٹر ٹن اور ستمبر 2020ء میں 392 ہزار میٹر ٹن درآمد کی گئی۔

فیڈرل ایکسٹریڈیوٹی میں بڑی تبدیلی نے اس کی قیمت بڑھادی۔ بالخصوص عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے معیارات کے مطابق درآمدی سگریٹ، چیروٹس، سگار، بلیوس، سگار اور تنباکو کے دیگر قباہات پر فیڈرل ایکسٹریڈیوٹی 65 فیصد سے بڑھا کر 100 فیصد کر دی گئی۔

خوردنی تیل اور گھی کی مصنوعات کے حوالے سے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں خوردنی تیل کی ریفاٹریز کو پام آئل اور سویا بین کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے باعث مشکلات کا سامنا تھا۔<sup>34</sup> م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی یونٹ قیمتوں کے حوالے سے سویا بین اور پام آئل 0.7 فیصد اور 21.8 فیصد اضافہ درج کیا گیا (باکس 3.2)۔ لائینامی موسمی تغیر کے باعث تیز بارشوں کی وجہ سے کھجور کے پیدا کرنے والے ممالک میں پیداوار متاثر ہوئی،<sup>35</sup> جبکہ چین کی درآمد کنندگان کی جانب سے بڑی مقدار میں خریداری کے باعث سویا بین کی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔

دالوں کی قیمتوں پر مہنگائی کا دباؤ بھی زیادہ تر درآمدات کی وجہ پڑا۔ دالوں کی عالمی منڈی بھی بڑے برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کے طلبی اور رسدی دباؤ (جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ م س 20ء میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے) کے باعث زیر بار رہیں۔ نتیجتاً، گذشتہ برس کے اسی عرصے کی یہ نسبت م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان میں درآمدی دالوں کی یونٹ مالیاتوں میں 11 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

اقتصادی رابطہ کمیٹی کی درآمد کی اجازت جون 2020ء کے آخر میں دی تھی، جبکہ اس کی پہلی کھیپ اگست 2020ء میں آئی۔ مزید برآں، گندم کی قدر سے بلند عالمی قیمتوں، جو ملکی قیمتوں سے کم تھیں، کی وجہ سے نجی شعبے کی درآمدات کے عمل میں مؤثر سرگرمیوں کے حوالے سے حوصلہ شکنی ہوئی۔<sup>30</sup> چونکہ منڈی میں سٹے بازار سرگرمیوں نے بھی قیمتوں میں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا کیونکہ حکومت ذخیرہ اندوز کے کارروائی کا سخت انتخابہ جاری کر رہی تھی۔

اس کے ساتھ ساتھ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم اور چینی کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا۔ چینی کی قیمتوں میں دوہندسی اضافے کو م س 20ء میں گنے کی تھوڑی سی کم پیداوار،<sup>31</sup> ذخیرے کی قابل بھروسہ سطح کی عدم موجودگی اور منڈی میں سٹے بازار سرگرمیوں سے جزو ا منسوب کیا جاسکتا ہے۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ذخیرے کی معقول سطح پر قرار رکھنے کے لیے م س 20ء کے وسط تک چینی کی برآمدات پر پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ ٹی سی پی کی جانب سے 3 لاکھ میٹرک ٹن چینی درآمد کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا۔ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 30 ہزار میٹرک ٹن اور م س 20ء میں 7.6 ہزار میٹرک ٹن چینی درآمد کرنے کے باوجود اس کی قیمتیں اوپر جاتی رہیں۔<sup>32</sup> ایسے لگتا ہے کہ سٹے بازار سرگرمیوں اور قیمتیں متعین کرنے کے رویے نے اس جنس کی قیمت پر دباؤ ڈالا کیونکہ مسابقتی کمیشن پاکستان کے مطابق پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن (پسما) کے ارکان نے چینی کی قیمت بلند رکھنے کے لیے گلہ جوڑ بنایا۔<sup>33</sup>

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم اور چینی کے ساتھ ساتھ سگریٹ، خوردنی تیل، گھی اور دالوں کی قیمتیں بھی دباؤ میں رہیں۔ بجٹ 2020-21ء میں سگریٹ پر عائد

<sup>30</sup> آئی ایم ایف کی اجناسی قیمتوں کے مطابق، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم کے نرخ 19.4 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 23.3 فیصد کم ہوئے۔

<sup>31</sup> مالی سال 20ء میں 66.37 ملین ٹن گنا پیدا ہوا جو مالی سال 19ء میں 67.17 ملین ٹن پیدا ہوا تھا۔

<sup>32</sup> مالی سال 21ء کے لیے گنے کی پیداوار کا تخمینہ بڑھ کر 75.64 ملین ٹن ہو گیا۔

<sup>33</sup> تحقیقاتی رپورٹ: فکٹر کی صنعت میں مسابقت شکن (Anti-Competitive) سرگرمیوں کا معاملہ، 21 اکتوبر 2020ء، مسابقتی کمیشن آف پاکستان۔

<sup>34</sup> پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 34.5 فیصد بڑھیں، اور اسی عرصے کے دوران سویا بین کے نرخ 10.5 فیصد بڑھے۔

<sup>35</sup> اجناسی بازاروں کا منظر نامہ، اکتوبر 2020ء، عالمی بینک



جدول 3.6 اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اور حصہ (بجلی سماہی)

دیہی				شہری				121
حصہ **1	م 21ء	م 20ء	وزن *	حصہ **1	م 21ء	م 20ء	وزن *	
10.8	10.8	9.7	100.0	7.5	7.5	10.3	100.0	صارف اشاریہ قیمت
6.6	16.3	12.3	40.9	4.1	14.0	12.2	30.4	نذا اور اکل سے پاک مشروبات
1.2	38.9	9.2	3.5	0.2	38.3	9.5	0.6	گندم
0.8	24.9	11.3	3.4	0.5	20.7	10.0	3.0	گندم کا آنا
0.7	74.1	24.1	0.7	0.4	64.3	26.2	0.4	آلو
0.3	60.1	-21.1	0.5	0.1	45.3	-20.8	0.3	ٹماٹر
0.4	22.6	35.7	2.0	0.2	23.5	34.2	1.1	چینی
0.8	55.3	12.8	1.5	0.6	39.8	20.4	1.3	مصالحہ جات
1.1	10.9	8.4	9.5	0.7	8.4	8.5	8.0	کپڑے اور جوتے
1.2	6.7	2.8	18.5	1.3	4.9	8.3	27.0	مکانات، بجلی اور گیس
0.4	4.9	5.5	8.6	0.8	4.3	6.5	19.3	مکان کا کرایہ
0.2	7.7	-3.2	3.4	0.3	7.7	-3.2	4.6	بجلی کے پارچز
0.4	10.0	10.0	4.1	0.2	6.3	12.4	4.1	گھریلو اور آرائشی کی اشیا
0.3	9.2	11.8	3.5	0.2	6.6	11.0	2.3	صحت
-0.2	-2.8	16.6	5.6	-0.2	-3.4	18.4	6.1	ٹرانسپورٹ
-0.3	-9.3	21.0	2.5	-0.3	-9.1	21.5	2.9	موٹر ایندھن
0.0	0.2	2.0	2.0	0.0	0.4	5.6	2.4	مواصلات
0.0	1.0	5.2	2.1	0.1	1.0	7.0	4.9	تعلیم
0.5	8.3	7.6	6.2	0.6	7.7	5.2	7.4	رہنما اور رہنمائی
0.7	14.5	12.9	5.0	0.5	11.2	12.1	4.8	متفرق اشیا اور خدمات

\* وزن؛ حصہ 1 = \*\* بجلی سماہی میں حصہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت پھلوں کی قیمتوں میں قدرے استحکام اور پیاز کی قیمتوں میں کمی آئی تھی۔

وبا کے باعث نافذ ہونے والے لاک ڈاؤن نے بڑی زرعی مصنوعات کی غذائی رسدی زنجیر کو متاثر کیا (بیکس 3.2) مثلاً ٹماٹر کے کاشت کاروں کو فصل کی بروقت

### تلف پذیر اشیا

م 21ء کی بجلی سماہی میں تلف پذیر اشیا (محدود ملکی پیداوار، بروقت درآمدات میں رکاوٹیں وغیرہ) کی مہنگائی پر قابو پانے جیسے مسائل برقرار رہے۔<sup>36</sup> تلف پذیر اشیا کا اشاریہ بڑھا مگر اس کے اجزا میں خاصا تفرق تھا۔ آلو اور ٹماٹر کی قیمتوں میں بڑا اضافہ تلف پذیر اشیا کے عمومی اعداد و شمار کو بلند سطح پر لے گیا، باوجود اس کے کہ

<sup>36</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سماہی رپورٹ برائے مالی سال 20ء، اور اے خالد اور صاحبت (2020ء)۔ Price Stabilization Mechanism in

Pakistan's Food Market: Exploring Issues and Potential Challenges. SBP Staff Note 2/20. کراچی: اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

کٹائی میں خاصے تغل کا سامنا رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹڈی دل کے شدید حملوں اور تیز بارشوں نے بھی سندھ میں ٹماٹر کی فصل کو نقصان پہنچایا۔<sup>37</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایران اور افغانستان سے بڑے پیمانے پر درآمدات کے باوجود قیمتوں پر دباؤ برقرار رہا۔<sup>38</sup>

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں شہری اور دیہی علاقوں میں آلو کی قیمتوں کے اشاریے میں بائرسیب 64.3 فیصد اور 74.1 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ یہ امر ایران، افغانستان اور بھوٹان سے بڑی مقدار میں درآمدات کے باوجود سامنے آیا۔<sup>39</sup> برآمدات بھی گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت تقریباً نصف ہو گئیں۔

### پاکس 3.2: کو روٹاؤٹس کے کل پیداوار پر اثرات

ایشیائی ترقیاتی بینک نے سندھ اور پنجاب کے کاشت کاروں کی پیداوار اور تشہیری سرگرمیوں پر کو روٹاؤٹس کے اثرات کا اندازہ لگانے کے لیے ایک سروے کیا۔ جس میں سندھ اور پنجاب کے 400 سے زائد کاشت کاروں سے کمپوٹر کی معاونت پر مبنی ٹیلی فون سے رابطہ کیا گیا۔ سروے سے یہ انکشاف ہوا کہ کو روٹاؤٹس نے زرعی مصنوعات بشمول گندم، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار اور تشہیری سرگرمیوں کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

#### سندھ میں گھریلو فارموں پر اثرات \*\*

سروے میں حصہ لینے والے بیشتر (78.9 فیصد) افراد نے کوڈ کی وجہ سے یوٹی کے اگلے موسم کے لیے درکار خام مال کی خریداری میں مشکلات پیش آنے کا تذکرہ کیا۔ کوڈ 19 کی وجہ سے خام مال کی خریداری اور / یا فراہمی میں تغل کا تذکرہ کرنے والے افراد کی شرح شکایت درج ذیل ہے: بیج (97.2 فیصد)، کھاد (43.6 فیصد)، کیڑے مارا دویات (36.1 فیصد)، ڈیزل (22.1 فیصد) اور مشینری (14.3 فیصد)۔

#### پنجاب میں گھریلو فارموں پر اثرات

سروے میں حصہ لینے والے 27.0 فیصد افراد نے کوڈ کی وجہ سے یوٹی کے اگلے موسم کے لیے درکار خام مال کی خریداری یا دستیابی میں تغل کا سامنا ہونے کا تذکرہ کیا۔ ان افراد نے درج ذیل ایشیائی دستیابی میں تغل کی نشاندہی کی: بیج (81.2 فیصد)، کھاد (23.9 فیصد)، کیڑے مارا دویات (19.7 فیصد)، اور ڈیزل (17.1 فیصد)۔

لاک ڈاؤن کا نفاذ بین گندم کی کٹائی کے موسم اور موسم سرما (خریف) کی فصلوں کے یوٹی کے موسم کے آغاز پر ہوا۔ منگلے کرانے، مز دوروں کی کمی، اور کاشت کاروں کی منڈی تک محدود رسائی جیسے مسائل اجاگر کیے گئے (ایف اے او 2020ء)۔

ٹماٹر کے کاشت کاروں کو بڑے پیمانے پر مشکلات کا سامنا رہا، 61 فیصد افراد فصل کی بروقت کٹائی سے قاصر رہے۔ زیادہ تر کاشت کاروں نے منڈی اور شہروں تک سفر نہ کر سکتے اور فصلوں کی خریداری کے تاجروں کی عدم دستیابی کے نتیجے کا ذکر کیا۔

تقریباً ایک تہائی کاشت کاروں (32.5 فیصد) نے محسوس کیا کہ ان کی سبزیوں اور پھلوں کی فصلوں کٹائی میں گزشتہ برسوں کی نسبت تاخیر ہوئی ہے، اس میں سے 41.5 فیصد نے افرادی قوت کی عدم دستیابی کو اس کی بنیادی وجہ قرار دیا۔

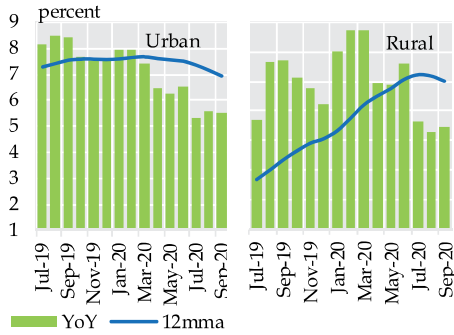
حوالہ جات: \* اے ڈی بی (2020ء الف)۔ کوڈ 19 پنجاب میں گھریلو فارموں پر اثرات، پاکستان: کراس سیکشنل سروے سے اعداد و شمار کا جائزہ۔ اے ڈی بی بریف نمبر 149۔ مینڈلو یونگ: ایشیائی ترقیاتی بینک۔ \* اے ڈی بی (2020ء ب)۔ کوڈ 19: کوڈ 19 کے اثرات اور سندھ میں گھریلو فارموں پر ٹڈی دل کے غولوں کی صورت میں حملہ، پاکستان: کراس سیکشنل سروے سے اعداد و شمار کا جائزہ۔ اے ڈی بی بریف نمبر 149۔ مینڈلو یونگ: ایشیائی ترقیاتی بینک۔

<sup>37</sup> ایشیائی ترقیاتی بینک کی سیکشنل مدد کے تحت جون 2020ء میں ہونے والے سروے کے مطابق 73.7 فیصد جواب دہندگان نے بتایا کہ انہوں نے اپنے علاقے میں ٹڈی دل دیکھے۔ (اے ڈی بی بریف نمبر 153- اکتوبر 2020ء)۔

<sup>38</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹماٹر کی درآمد گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً 38 فیصد بڑھ گئی۔

<sup>39</sup> مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان نے 14376.6 ہزار کلوگرام آلودہ مادے کی بجائے گزشتہ سال اسی مدت میں 19.5 ہزار کلوگرام آلودہ مادے گئے تھے۔

شکل 15: 3: غیر غذائی غیر توانائی اشاریہ - سال بسال نمو

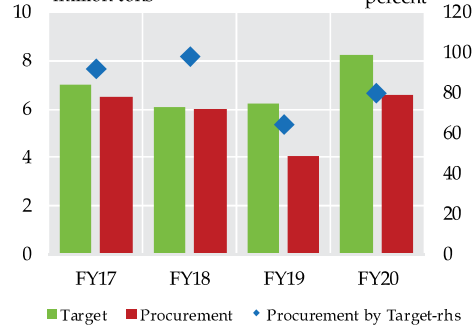


Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے حوالے سے ایشیا اور خدمات دونوں اشاریے سکتے ہیں، تاہم مونخر الذکر کا اثر زیادہ نمایاں رہا۔ شہری علاقوں میں ایشیا کے زمرے میں دھیمی نمو کو گاڑیوں، تعمیراتی خام مال، تعلیم، تفریح اور ثقافت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ دیہی علاقوں میں غیر غذائی غیر توانائی کے ضمن میں خدمات کے اشاریے گذشتہ برس کے قابل موازنہ عرصے کے ساتھ ساتھ م س 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں بھی کم ہوئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خدمات کے گروپ کے تقریباً نصف حصے میں جس قدرست روی نمودار ہوئی اس نے گذشتہ چار سہ ماہیوں سے دیہی علاقوں کی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی مائل بہ عروج خطیافت کو بڑی حد تک متاثر کیا۔

تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیراتی ایشیا بالخصوص سینٹ، بھری اور سریے کی قیمتوں میں کمی آئی۔ کووڈ 19 کے منفی اثرات کے سبب بجٹ - 2020 21ء میں پورٹ لینڈ سینٹ، ایلینس سینٹ، سلگ سینٹ، سوپر سلفیٹ سینٹ اور اسی قسم کی ہائیڈروکلک سینٹ پرفیڈر ایکسٹرنڈیوٹی میں 2 روپے فی کلو تا 1.75 روپے فی کلو تک کمی کی گئی ہے۔ جیسا کہ شکل 16 میں دکھایا گیا ہے، صارف اشاریہ قیمت بلحاظ تعمیرات - جس میں سینٹ، لوہا، اینٹیں، رنگ و روغن، بھری، رنگ کرنے والے، مستری، غیر ہنر مند مزدور، پلمبر، اور الیکٹریٹیشن شامل ہیں - کے اشاریے سال کے آغاز سے ہی نیچے جاتے رہے اور م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 6.0 فیصد گر گئے، جو گذشتہ برس کے اس عرصے میں 15.2 فیصد تھے۔

شکل 13: سرکاری شعبے کی گندم کی خریداری

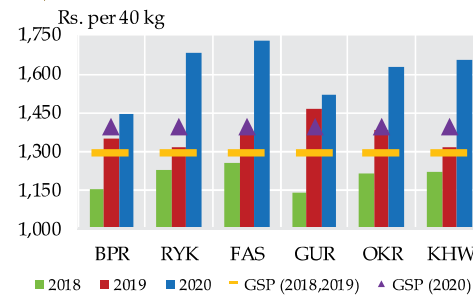


Source: Provincial Food Departments

### قوزی مہنگائی میں بتدریج کمی

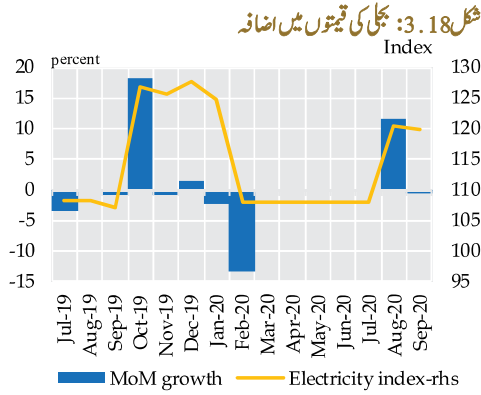
م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہروں میں مہنگائی کا مٹوف دباؤ کم ہوا، جبکہ دیہی مہنگائی جو، غیر غذائی غیر توانائی اشاریے کی 12 ماہ کی رواں اوسط کے مطابق ہے، جولائی 2019ء کے بعد مسلسل بڑھ رہی تھی اس میں استحکام کے رجحان کی عکاسی ہوئی (شکل 3.15)۔ قیمتوں میں عمومی اعتدال م س 20ء میں معاشی استحکام کے لیے کیے گئے اقدامات اور اس کے ساتھ ساتھ معیشت پر لاگتی دباؤ میں بڑی کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایندھن کی تھی ہوئی قیمتوں اور بجٹ 2020-21ء میں تعمیراتی صنعت کے لیے متعدد اقسام کے صنعتی خام مال پر اعلان کردہ ٹیرف رعایتوں کے سبب لاگتی دباؤ میں بڑی حد تک کمی آئی۔

شکل 14: 3: سرکاری قیمت اور خطہ وار تھوک قیمتیں (خریداری کا موسم)



\*procurement season generally starts in Punjab around mid-April and ends in July.

Source: Agriculture Marketing Information Service



Source: Pakistan Bureau of Statistics

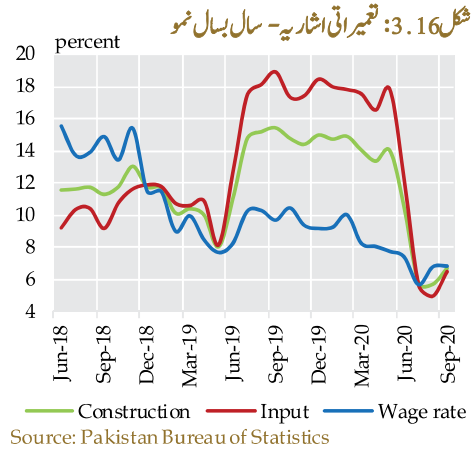
فیس میں رعایت اور (ج) چند تعلیمی اداروں کی جانب سے ٹیوشن فیس پر پیشگی ٹیکس وصولی کی معطلی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں ڈاک کی خدمات اور گاڑیوں کے ٹیکسوں نے مہنگائی پر کوئی اثر نہیں ڈالا، جس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت نے کورونا وائرس کے تناظر میں عوام کو سہولت دینے کے لیے اس ضمن میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا۔

### توانائی کی قیمتوں میں کمی کا رجحان جاری رہا

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شہری علاقوں میں توانائی کی قیمتوں میں کمی جاری رہی جبکہ دیہی علاقوں میں یہ تھوڑی سی بڑھی۔ گاڑیوں کے ایندھن میں اوسط مہنگائی 9.1 فیصد کم ہوئی جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 21.5 فیصد بڑھی تھی۔ اس بڑی کمی کو جنوری 2020ء کے بعد کووڈ 19 کے باعث ایندھن کی عالمی قیمتوں میں کمی اور پست طلب سے منسوب کیا جاسکتا ہے (شکل 3.17)۔

م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایندھن کی ملکی قیمتوں میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر اضافہ ہوا، جو تیل کی عالمی قیمتوں میں تھوڑی سی بحالی کا شاخسانہ ہے، تاہم سال بسال بنیاد پر تیل کی ملکی قیمتیں اب بھی قدرے پست ہیں۔

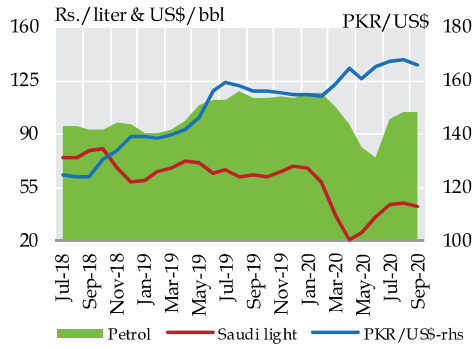
دوسری جانب بجلی کے اشاریے میں دوسرے ماہیوں تک لگاتار کمی کے بعد خوب اضافہ ہوا۔ گذشتہ دو ماہیوں میں کمی اس وجہ سے ہوئی تھی کہ ایندھن کی لاگت کی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شہری اور دیہی دونوں علاقوں کی خدمات کے گروپ میں جزوار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ مکان کے کرائے، گاڑیوں پر ٹیکس، تعمیراتی شعبے کی اجرتوں اور تعلیم کے شعبے نے خدمات کی مجموعی مہنگائی کو کم کرنے میں اپنا بڑا کردار ادا کیا۔ تعلیمی شعبے کی مہنگائی میں کمی سبب اسکو لوں کی فیس کے باعث ہوئی۔ جسے (الف) سپریم کورٹ کے م س 21ء کی پہلی سہ ماہی میں دیے گئے اُس فیصلے جس میں اسکو ل کی فیس 2017ء کی سطح پر بحالی اور اضافے کی حد زیادہ سے زیادہ 5 فیصد سالانہ مقرر کرنے، (ب) سندھ کووڈ ایمر جنسی ریلیف آرڈیننس 2020ء اور اس کے ساتھ ساتھ دی پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 2020ء میں ٹیوشن

### شکل 3.17: تیل کی ملکی اور عالمی قیمتیں



Source: PBS and Bloomberg

عرصے تک ایندھن کی لاگت کی مطابقت پر مبنی ٹیرف کی منظوری دیدی۔ جس کا اطلاق اگست 2020ء اور ستمبر 2020ء میں ہوا۔<sup>40</sup> لہذا، م س 21ء کی بجلی سد مای میں بجلی کے شعبے کے مسائل حل کرنے کے لیے نظر ثانی شدہ ٹیرف نے بجلی کی قیمتیں بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا (شکل 3.18)۔

مطابقت کے اطلاق کو موثوق کر کے بجلی کے نرخوں کو نومبر 2019ء (اور اس کے بعد) کی سطح پر محدود کر دیا گیا تھا، جس کا اطلاق فروری 2020ء سے ہونا تھا۔ تاہم نیچے اس شعبے میں گردش قرضے پر قابو پانے کی خاطر بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کے لیے م س 21ء کے آغاز سے ہی نومبر 2019ء تا جون 2020ء کے

40 تفصیلات کے مطابق جنوری، فروری، مارچ، اور مئی 2020ء سے متعلق ایندھن کی لاگت کی مطابقت (ایف سی اے) اگست میں چارج کی گئی، جبکہ نومبر 2019ء، دسمبر 2019ء، اپریل 2020ء اور جون 2020ء سے متعلق ایف سی اے ستمبر 2020ء میں چارج کی گئی۔

